سلام

جھولو معصوم تَشنہ دہن جھولنا
کربلا میں جھلائے بہن جھولنا

بہن کو ننھا سا بھائی جو یاد آتا تھا
لپٹ کے جھولے سے یوں کرتی تھی تڑپ کے بکا
کہاں گیا میرا معصوم ہنسلیوں والا
چِھپا ہے کون سی بدلی میں جا کے چاند میرا

او خدا او خدا وہ کہاں چل دیا
اب جھلائے گی کس کو بہن جھولنا

کہاں چلے گئے تم ہم کو چھوڑ کر اصغر
نہیں ہو تم تو ہے سونا تمام گھر اصغر
تمہارے رنج و الم کا ہے یہ اثر اصغر
کلیجہ چاک ہے صد پارہ ہے جگر اصغر

دل کا یہ حال ہے غم سے پامال ہے
خالی خالی ہے اے گلبدن جھولنا

وفورِ غم سے تڑپتی تھی زینب و کلثوم
پچھاڑے کھاتی تھی خیمے میں بانوئے مغموم
زبان پر یہ سخن تھا اے قادر و قیوم
اندھیری قبر میں گھبرائے گا میرا معصوم

جا کے حورِ جناں دے اُسے لوریاں
اور جھولے میرا خستہ تن جھولنا

ستم ستم مجھے اہلِ جفا نے لوٹ لیا
بلائیں ٹوٹ پڑی کربلا نے لوٹ لیا
اجاڑی گود کو میری قضا نے لوٹ لیا
میرے شگوفے کو برقِ فنا نے لوٹ لیا

میرے نور نظر میرے لختِ جگر
لٹ گیا تیرا اے جانِ من جھولنا